الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب اُس کے

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

پاس لہ سچی بات آئے تو اُس کو جھٹلا دے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے (ضرور ہے)

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسولؐ) سچی بات لیکر آیا وہ اور جس نے اس کی تصدیق لہ کی یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں

الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ یہ نیکی کرنیوالوں کی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَ

جزائے خیر ہے تاکہ خدا ان لوگوں کی بُرائیوں کو جو انہوں نے کی ہیں دُور کردے اور

يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

اُنکے اچھے کاموں کے عوض جو وُہ کرچکے تھے اُس کا اجر (و ثواب) عطا فرمائے۔ کیا خدا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ

اپنے بندوں (کی مدد) کے لئے کافی نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسولؐ) تمکو لوگ خدا کے سوا

دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ

(دوسرے معبودوں سے) ڈراتے ہیں۔ اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی راہ پر لانیوالا نہیں ہے اور جس

يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ

شخص کی خدا ہدایت کرے تو اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا زبردست اور بدلہ لینے والا نہیں

ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ہے (ضرور ہے)۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے تم کہدو کہ تو کیا تم نے غور کیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن

لہ اگرچہ اور مفسرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سے مراد لیا ہے اور کچھ بے جا بھی نہیں ہے تو اس سے ہر منکر توحید وغیرہ مراد ہوگا۔ مگر اہل سنت کے ایک زبردست عالم حافظ ابن مردویہ نے لکھا ہے کہ جو شخص سلامت آپ کو علیؑ کے بارے میں جھٹلائے وُہ مراد ہے تو اب صدق سے حضرت علیؑ کے بارے میں رسولؐ کا فرمانا مراد ہوا اسکے علاوہ بعد والی آیت سے یقینی طور پر حضرت علیؑ ہی مراد ہیں اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے اسی بنا پر تقابل بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اس آیت میں آپکی فضیلت کا منکر مراد ہو۔

لہ اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علماء اس کے قائل ہیں کہ حضرت رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانیوالے حضرت علیؑ ہی ہیں۔ انہی کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسولؐ سے مروی ہے کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون، حبیب نجار مومن آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب صدیق اکبر اسی بنا پر خود جناب امیرؑ اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیق اکبر ہوں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

حضرت علیؑ کی مدح

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ لوگ اس

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

کے نقصان کو (مجھ سے) دُور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ لوگ اسکی

رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

مہربانی کو روک سکتے ہیں ۱؎ (اے رسول) تم کہو کہ خدا میرے لئے کافی ہے اسی پر بھروسہ کرنیوالے بھروسہ

قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ

کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو عمل کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ کچھ کر رہا ہوں۔

تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ

پھر عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر وہ آفت آتی ہے جو اسکو (دُنیا میں) رسوا کر دیگی اور (آخر میں) اس پر دائمی

عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

عذاب (بھی) نازل ہوگا۔ (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (یہ) کتاب (قرآن) سچائی کے ساتھ لوگوں (کی

بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

ہدایت) کے واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لئے۔ اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا

یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی

وبال بھی اسی پر ہے۔ اور تم پھر کچھ ان کے ذمہ دار تو ہو نہیں ۲؎ خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت

الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ

ان کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے (ان کی روحیں) ان کی نیند میں ۳؎

فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی

(کھینچ لی جاتی ہیں) بس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے چکا ہے اُن کی روحوں کو روک رکھتا

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں کو) پھر ایک مقرر وقت تک کیواسطے بھیجدیتا ہے جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے

۱؎ مطلب یہ ہے جب غیر لوگ بُت یا جنات خدا کی بارگاہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تو ان کی پرستش کرنی کس قدر بے وقوفی کی بات ہے ۱۲

۲؎ کہ زبردستی لوگوں کو خدا کی راہ پر لاؤ تمہارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہنچا دینا ہے۔ اور بس ۱۲

۳؎ اس کی توضیح میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی کنجی ہے یہی سوتے وقت بدن سے جُدا ہو جاتا ہے اور دوسری رُوح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے

یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے اور اسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے ساتھ خاص بھی تشریف لے جاتا ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ ۱۲ - ۱۲ ۱۲

رسول کسی کے ذمہ دار نہیں

نیند بھی ایک قسم کی موت ہے۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ

لئے (قدرتِ خدا کی یقینی بہت سی نشانیاں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں

كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل لِّلَّهِ

اے رسول! تم کہہ تو دو کہ اگرچہ وہ لوگ کچھ اختیار رکھتے ہوں [1] نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں (تو بھی سفارشی بناؤ گے)

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ

تم کہدو کہ ساری سفارش تو خدا کے لئے خاص ہے سارے آسمان و زمین کی حکومت اسی کے لئے خاص ہے

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ

پھر تم لوگوں کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ

رکھتے ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب خدا کے سوا (اور معبودوں) کا ذکر کیا

الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ

جاتا ہے تو بس فوراً ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ (اے رسول!) تم کہدو کہ اے خدا

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

(اے) سارے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے! جن باتوں

أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ

میں تیرے بندے آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی اُن کے درمیان فیصلہ کر

يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

دے گا۔ اور اگر نافرمانوں کے پاس روئے زمین کی ساری کائنات مل جائے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ

بلکہ اس کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن یہ لوگ یقیناً سخت عذاب کا فدیہ دے نکلیں اور

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا

اپنا چھٹکارا کرنا چاہیں) اور (اُس وقت) ان کے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش آئے گی جس کا

[1] کفار جب توحید اور نبوت کے دلائل سنکر چپ ہو جاتے اور اُن سے کچھ جواب بن نہ پڑتا، تو عاجز ہو کر آخر یہ کہتے کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے۔ اس آیت میں ان کی یہ بیوقوفی بھی ظاہر کر دی گئی ہے کہ بھلا جو شخص نہ کچھ اختیار رکھتا ہو اور نہ سمجھ بوجھ ہی رکھتا ہو وہ کسی کی سفارش کیا کرے گا۔

۱۲

بُت سفارش بھی نہیں کر سکتے

غلاموں کے وقت کفار کی حالت

لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور جو بدکرداریاں اُن لوگوں نے کی تھیں (وُہ سب) ان کے

كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۸﴾

سامنے کھُل جائیں گی اور جس (عذاب) پر یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے وُہ اُنہیں گھیر یگا۔ انسان

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ

کو تو جب کوئی بُرائی چھو بھی گئی ہو لگا ہم سے دُعائیں مانگنے پھر جب ہم اُسے اپنی طرف سے

نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ

کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف (میرے) علم کے زور سے مجھے دیا گیا ہے (یہ

هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۹﴾ قَدْ

غلطی ہے) بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے [1] مگر اُن میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں۔ جو لوگ اُن سے پہلے

قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا

تھے وُہ بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر (جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں ان کے کچھ بھی

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۵۰﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ

کام نہ آئیں۔ غرض اُن کے اعمال کے بُرے نتیجے اُنہیں بھگتنے پڑے اور ان (کفار مکہ)

وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ

میں سے جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں اُنہیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑینگی

مَا كَسَبُوا ۚ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا ۚ

اور یہ لوگ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا اُن لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ

کہ خدا جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے (تنگ کرتا ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾ قُلْ ع ۱۱ ۱۲

اس میں شک نہیں کہ اس میں ایمانداروں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ

انسان کی حالت

روزی خدا ہی کے ہاتھ ہے

[1] آزمائش یوں ہے کہ نعمت پاکر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا اور اس کا شکریہ بجالاتا ہے، یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اس کی ناشکری کرتا ہے ۱۲

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

اے میرے (ایماندار) بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم لوگ خدا کی رحمت

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ

سے ناامید نہ ہونا لہ بے شک خدا (تمہارے) کل گناہوں کو بخشدے گا۔ وہ بے شک بڑا

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

بن جاؤ (مگر) اس وقت کے قبل ہی کہ تم پر عذاب آنازل ہو (اور پھر تمہاری مدد نہ کی جاسکے اور

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

جو جو اچھی باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں ان پر چلو (مگر) اس کے قبل کہ تم پر

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اکبارگی عذاب نازل ہو اور تم کو (اس کی) کوئی خبر بھی نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم میں سے)

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ

کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی بارگاہ) کا تقرب لہ

جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ

حاصل کرنے میں کی اور میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا میری

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ

ہدایت کرتا تو میں ضرور پرہیزگاروں سے ہوتا یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے تو

تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ

کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر دوبارہ جانا ملے تو میں نیکوکاروں سے ہو جاؤں

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ

(اس وقت خدا فرمائے گا ہاں) ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے

گنہگار رحمت سے ناامید نہ ہوں

لہ

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیۃ خاص حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وہ اس آیۃ کے نازل ہونے کے برسوں کے بعد ایمان لایا تھا۔ بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے۔ ۱۲

لہ

ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب ہے تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ہائے ہم نے اہلبیت رسولؐ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی۔ اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واقع ہوگی۔ واللہ اعلم ۱۲

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

انہیں جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو بھی کافروں میں سے تھا (اب تیری ایک نہ سُنی

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ

جائے گی)۔ اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ انکے چہرے

مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَ

سیاہ ہوں گے۔ کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)۔ اور جو

يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ

لوگ پرہیزگار ہیں خدا انہیں ان کی کامیابی (اور سعادت) کے سبب نجات دیگا کہ انہیں تکلیف چھوئے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى

گی بھی نہیں اور نہ یہ لوگ (کسی طرح) رنجیدہ دل ہونگے۔ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر

كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

چیز کا نگہبان ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اور جو لوگ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع

اس کی آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

کہ نادانو بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں خدا کے سوا (کسی دوسرے) کی عبادت

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

کروں۔ اور (اے رسولؐ) تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یقیناً یہ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (کہیں) شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں گے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور تم ضرور گھاٹے میں آجاؤ گے۔ بلکہ تم خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو۔ اور

۱۱ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وُہ لوگ مراد ہیں جن کو خدا نے امامت کے عہدہ پر فائز نہیں کیا اور باوجود اس کے مدعی امامت ہیں ۱۲

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ

ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی۔ حالانکہ (وُہ ایسا قادر ہے کہ) قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ ۶۷

ہیں ۷۱ جسے یہ لوگ اسکا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔ اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائیگا تو

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ

جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (موت سے) بیہوش ہوکر گر پڑینگے مگر (ہاں) جس کو خدا چاہے (وہ

اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ ۶۸

البتہ بچ جائے گا) پھر (جب) دوبارہ ۷۲ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کے سب کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے اور

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ

زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (لوگوں کے سامنے) رکھدی جائے گی اور

جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

پیغمبر اور گواہ لاحاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کیساتھ فیصلہ کردیا جائیگا اور ان پر (ذرہ برابر)

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ۶۹ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس شخص نے جیسا کیا ہو اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ۷۰ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

لوگ کرتے ہیں وُہ اُس سے خوب واقف ہے اور جو لوگ کافر تھے ان کے غول کے غول جہنم کی طرف

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

ہنکائے جائیں گے یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اُسکے دروازے کھولدیئے جائینگے

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

اور اسکے داروغہ انسے پوچھیں گے کہ کیا تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے جو تمکو تمہارے پروردگار

۷۱ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اس کے ہاتھ ہیں بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے۔ یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسی طرح زمین اگرچہ بہت بڑی وسیع ہے مگر اس کی قدرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اور آسمان کی بھی اُس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کاغذ کے پرزے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے واسطے ۱۲

۷۲ ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صور کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تم کو اس روز (بد) کے پیش آنے سے ڈراتے وہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں

بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

(آئے تو تھے) مگر (ہم نے نہ مانا اور) عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں پورا ہو کر رہا تب اُن سے (کہا جائیگا

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى

کہ جہنم کے دروازوں میں دھنسو اور ہمیشہ اسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا بُرا

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وُہ گروہ گروہ بہشت کی طرف (اعزاز

زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

واکرام) سے بلائے جائیں گے یہانتک کہ جب اسکے پاس پہنچیں گے اور بہشت کے دروازے کھول

خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

دیئے جائیں گے اور اس کے نگہبان اُن سے کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت میں ہمیشہ کے لئے

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا

داخل ہو جاؤ اور یہ لوگ کہیں گے خدا کا شکر جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر دکھایا اور ہمیں (بہشت کی) سر

الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ

زمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو نیک چلن والوں کی بھی کیا خوب (کھری)

اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ

مزدوری ہے۔ اور (اس دن) فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے

حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ

ہوئے ڈٹے [1] ہوں گے اور اپنے پروردگار کی تعریف کی (تسبیح) کر رہے ہیں اور لوگوں کے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا اور (ہر طرف سے یہی) صدا بلند ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

[1] اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو یکایک میری نظر علی ابن ابی طالبؑ پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے میں نے متحیر ہو کر جبرئیل سے پوچھا کیا علیؑ مجھ سے قبل یہاں آگئے۔ جبرئیل نے کہا یہ بات نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علی ابن ابی طالبؑ کا ذکر خیر اور ثناو صفت کرتا تھا اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علیؑ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے ان کی خاطر سے اس فرشتہ کو علیؑ کی صورت میں پیدا کیا اور اس فرشتہ کی تسبیح تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپ کے اہل بیتؑ کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے۔ دیکھو تاویل الآیات۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

جنت کی بہار

ع ۸ ۵ ۵

(۴۰) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ (۶۰)

سُورہ مومن ۱؎ مکہ میں نازل ہُوا۔ اس کی پچاسی آیتیں اور نو رکُوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۲

حٰم (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا (خاص بارگاہ) خدا سے ہے جو (سب پر) غالب بڑا واقف کار ہے

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی

گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا

الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۳ مَا یُجَادِلُ فِیْٓ

صاحب فضل وکرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سبکو) لوٹ کر جانا ہے

اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُھُمْ

خدا کی آیتوں ۲؎ میں بس وہی لوگ جھگڑے پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں۔ تو (اے رسول) ان لوگوں کا شہروں

فِی الْبِلَادِ ۴ کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ

(شہروں) گھومنا پھرنا اور (مال حاصل کرنا) تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کہ ان کو عذاب نہ ہوگا) انکے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور انکے بعد

مِنْۢ بَعْدِھِمْ ۪ وَھَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۢ بِرَسُوْلِھِمْ

اور امتوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر اُمت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی ٹھان لیا کہ انھیں گرفتار

لِیَاْخُذُوْہُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ

کر کے قتل کر ڈالیں اور بیہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے تاکہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو اکھاڑ

فَاَخَذْتُھُمْ ۫ فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ ۵ وَکَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ

پھینکیں۔ تو میں نے انھیں گرفتار کیا پھر (دیکھا ان پر) میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا۔ اور اسی طرح

رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۶

تمہارے پروردگار کے (عذاب کا) حکم (ان) کافروں پر پورا ہو چکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں جو فرشتے عرش کو

۱؎ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت حضرت رسولؐ کی تشفی فرشتوں کی مدح حجت کا ثبوت کفار کی حالت قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا خدا کے علم کی وسعت حضرت موسیٰؑ کا قصہ حزقیل مومن آل فرعون کا تقیہ اور انکے نصائح اور ان کا انجام بخیر کفار اور دار و غد جہنم کی گفتگو، عبادت کا حکم قیامت کا آنا ضروری ہے، دعا کا حکم رات اور دن کے فوائد انسان کی خلقت جہنم کی حالت چارپایوں کے فائدے انکوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲۰

۲؎ خدا کی آیتوں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار ان کو نہیں مانتے اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں اور اگر آیتوں کے معنے دلیلوں کے لئے جائیں تب جھگڑے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیق حق تو مقصود نہیں صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی چھیڑ کرتے اور سچی دلیلوں کو بھی عداوت سے دفعیہ کرتے ہیں ۱۲۰

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرداگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ

ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش کی دُعائیں مانگا کرتے ہیں کہ

اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

پروردگارا تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

(سچے) دل سے توبہ کرلی اور تیرے رستہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ

عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پالنے والے۔ ان کو سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ

ہے۔ داخل کر اور ان کے باپ دادلوں اور انکی بی بیوں اور ان کی اولاد میں سے جو

ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ

لوگ نیک ہوں ان کو (بھی بخش دے) بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے اور اُن

السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تُو نے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچالیا

رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (ہاں) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن سے

كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ

پکار کر کہہ دیا جائیگا کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے بیزار

اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

تھا جب تم ایمان کی طرف بُلائے جاتے تھے تو کفر کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ

فرشتوں کی تعریف

رجعت کا ثبوت

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بار[1] مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ

اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے یہ اس لئے کہ جب

اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ

تنہا خدا پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم

تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ

مان لیتے تھے تو (آج) خدا ہی کی حکومت ہے جو عالیشان (اور) بزرگ ہے وہی تو ہے جو تم

اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ

کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے اور نصیحت

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

تو بس وہی حاصل کرتا ہے جو (اسکی طرف) رجوع کرتا ہے پس تم لوگ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي

اگرچہ کفار برا مانیں خدا تو بڑا عالی مرتبہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں

الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ

سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ (لوگوں کو) ملاقات (قیامت)

يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

کے دن سے ڈرائے جس دن وہ لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے (اور) ان کی کوئی چیز خدا سے

مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

پوشیدہ نہیں رہے گی (اور ندا آئے گی) آج کس کی بادشاہت ہے پھر (خدا خود کہے گا) خاص خدا کی

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ

جو اکیلا (اور) غالب ہے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاویگا

[1] مفسرین میں اختلاف ہے کہ کفار کا قیامت میں دوبار زندہ کرنے اور دوبار مارنے کی شکایت سے کیا مراد ہے قتادہ ضحاک اور ابن عباس رض کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری موت دنیاوی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مطلب کیف تکفرون باللہ الخ کا بھی ہے اور سدی و جبائی کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی دوسری قیامت کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال و جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں اور دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں یہ تین اقوال ہیں مگر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کوئی قابل قبول نہیں کیونکہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا کہہ سکتا ہے اور نہ پیدائش کو زندہ کرنا اسی طرح قبر کی قلیل زندگانی کو نہ کوئی زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جس طرح افاقۃ الموت کو نہ کوئی صحت کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کو زندہ ہونا میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں اور حیاتوں کے مردہ کرنے اور زندہ کرنے کے مصداق واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا اس کی تفصیل دیکھو حیات تیسری مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

کفار کی حالت قیامت میں دنیا سے برا نظر نہ ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ

بے شک خدا بہت جلد حساب لہ لینے والا ہے اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اُسدن سے ڈراؤ جو

اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ

عنقریب آنے والا ہے جب لوگوں کے کلیجے گھٹ گھٹ لہ کے (مارے ڈر کے) منہ کو آجائینگے (اسوقت)

مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ

نہ تو سرکشوں کا کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جسکی بات مان لیجائے۔ خدا تو آنکھوں کی دزدیدہ لہ

مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ

نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو (لوگوں کے) سینوں میں پوشیدہ ہیں اور خدا ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور اسکے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے، اس میں شک نہیں کہ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ

خدا سننے والا دیکھنے والا ہے کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ

فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا (حالانکہ) وہ لوگ قوت (شان اور عمر سب) میں اور

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ

زمین پر اپنی نشانیاں (یادگاریں عمارتیں) وغیرہ چھوڑ جانے میں بھی ان سے کہیں بڑھ چڑھ کے تھے

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

تو خدا نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی۔ اور خدا (کے غضب) سے ان کا کوئی بچانے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

والا بھی نہ تھا یہ اس سبب سے کہ ان کے پیغمبر اُن کے پاس واضح اور روشن معجزے لیکر آئے اس پر بھی

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

اُن لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے اُنھیں لے ڈالا اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب والا ہے

لہ کسی نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایک دفعہ کیونکر لے گا۔ آپ نے فرمایا جس طرح سب کو ایک ہی دفعہ روزی دیتا ہے اسی وجہ سے خدا نے بہت بے تکلف فرمادیا کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا کیونکہ مقدمہ کے فیصل کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا۔ ۱۲

لہ اصلی ترجمہ یوں ہوگا کہ غم کو ضبط کرتے کرتے دل گلوں کے پاس آجائیں گے مگر ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یوں بولا جاتا ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

لہ دزدیدہ نگاہ۔ ہمارے محاورے میں یہ معنے ہیں کہ کسی شخص یا چیز کو اس طرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اُس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے ۱۲

دزدیدہ نگاہ کو بھی خدا جانتا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ۲۳

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں لہ اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ

ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا جھوٹا

كَذَّابٌ ۲۴ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا

(اور) جادوگر ہے غرض جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لیکر آئے

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ

تو وہ بولے کہ جو لوگ انکے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

(لونڈیاں بنانے کے لئے) زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں اور فرعون

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

کہنے لگا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو تو قتل کر ڈالوں اور میں (دیکھوں) اپنے پروردگار کو تو اپنی مدد کے لئے بلالے

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۲۶

(بھائیو) مجھے اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد پیدا کر دے اور

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ

موسیٰ نے کہا کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے

كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۲۷ وَقَالَ ع

پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں اور فرعون کے لوگوں میں ایک ایمان دار

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

شخص (حزقیل لہ نے جو اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا (لوگوں سے) کہا کیا تم لوگ ایسے شخص کے

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

قتل کے درپے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار

لہ جیسے عصا کا اژدھا بننا ید بیضا وغیرہ۔ ۱۲

لہ یہ اصل میں قبطی تھے اور فرعون کے مامون اور چچازاد بھائی بھی انہی کا خطاب مومن آل فرعون ہے جو لوگ تقیہ پر منہ آتے ہیں وہ اس آیت کو دیکھکر شرمائیں اور متنبہ ہو جائیں خدا نے اگرچہ اسی کی تصریح کر دی ہے کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے مگر احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا یہاں گھنٹہ دو گھنٹے کے تقیہ کو بھی موجب طعن قرار دیا جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

مومن آل فرعون کا تقیہ

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا

کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال

فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ

اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا ہوا[1] تو جس (عذاب) کی تمہیں یہ دھمکی دیتا ہے اس میں سے کچھ

الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہیگا بیشک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گذرنے والا

كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي

(اور) جھوٹا ہو، اے میری قوم آج تو (بیشک) تمہاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول

الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

بالا ہے لیکن (کل) اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد کرے گا فرعون نے کہا

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ

میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس

اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

میں بھلائی ہے تو جو شخص (در پردہ) ایمان لا چکا تھا کہنے لگا بھائیو مجھے تو تمہاری

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

نسبت بھی اور امتوں کی طرح روز (بد) کا اندیشہ ہے (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو)

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ

جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

اور خدا تو بندوں پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں، اور

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

اے میری قوم مجھے تو تمہاری نسبت قیامت[2] کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ

[1] حزقیل چونکہ تقیہ میں تھے اس وجہ سے لوگوں کو عقل کی باتیں سمجھاتے تو مگر اس طرح کہ موسیٰ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے اور شاید کام بھی نکل جائے اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں وہ ایسی ہیں کہ ظاہر میں فرعون اور موسیٰ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہیں لیکن باطن میں ان کا مقصود یہی تھا کہ موسیٰ ضرور سچا ہے اور تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو کہ ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمہارا بھی وہی حال ہو جو اگلی امتوں کا ہوا ۱۲

[2] یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے تناد کی اصل تنادی ہے اس کے معنے باہم پکارنے کے ہیں اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کر کے لوگوں کو پکاریں گے اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں کچھ تھوڑا سا پانی ہی دے دو اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو جو خدا و رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی اُن کی سچائی کا حال معلوم ہوا یا نہیں غرض اس قسم کی باتیں باہم پکار کر بہت سی ہوں گی اسی وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے ۱۲

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

پھیر کر (جہنم کی طرف) چل کھڑے ہو گے تو خدا کے (عذاب) سے تمہارا کوئی بچانیوالا نہ ہوگا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی رہبر کرنیوالا نہیں اور (اس سے) پہلے یوسف ؑ

يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا

بھی تمہارے پاس معجزے لیکر آئے تھے تو جو جو لائے تھے تو تم لوگ اس میں برابر شک کرتے رہے

جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

یہاں تک کہ جب انھوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ اب اُن کے بعد خدا ہرگز کوئی

مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ

رسول نہیں بھیجے گا جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے

مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝۳۴ ۚ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

یونہی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑے کیا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ

نزدیک سخت نفرت خیز ہیں یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر علامت مقرر کر دیتا ہے

مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ

اور فرعون نے کہا اے ہامان ہمارے لئے ایک محل بنوا دے تاکہ

صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝۳۶ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ

(اُس پر چڑھکر) رستوں پر پہنچ جاؤں یعنے آسمانوں کے رستوں پر۔

فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ

پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک (کر دیکھ) لوں اور میں تو اُسے یقینی جھوٹا سمجھتا ہوں

۱۵ یہ بھی حزقیل ہی کا قول ہے اب انھوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا یعنے پہلے جو باتیں کہیں وہ تو سنی سنائی تھیں اب گویا اپنی آنکھوں سے دیکھی بات پر غور کرو کہ تم لوگ جب حضرت یوسف علیہ السلام تھے تو اُن کی نبوت کے بھی قائل نہ ہوئے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی اُن کو معمولی دُنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے اُن کا شیرازہ کھل گیا اور کسی کے سنبھالے نہ سنبھلا اور سلطنت میں بدنظمیاں پھیل گئیں تو یوسف کی قدر ہوئی اور سمجھے کہ وہ واقعی نبی تھے اور کہنے لگے کہ اب ان کا سا کوئی نبی نہ ہوگا غرض یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پھر پچھتاؤ گے۔ بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورہ یوسف میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے یہ فرعون ولید بن مصعب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسف ؑ کے زمانہ کے فرعون ریان کا پوتا۔ ۱۵ یعنے میں جانتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں مگر موسےٰ کے خیال کے موافق یہ بھی کر دیکھوں فرعون کے محل بنوانے اور اس پر چڑھنے اور محل کے منہدم ہونے کی کیفیت سورہ قصص میں مذکور ہے ۱۲

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ

اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کو بھلی کرکے دکھا دی گئی تھیں اور وہ

السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝۳۷ وَقَالَ

راہ راست سے روک دیا گیا تھا اور فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت غلط ہی تھی۔ اور جو

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ

شخص (در پردہ) ایماندار تھا کہنے لگا بھائیو میرا کہنا مانو میں تمھیں ہدایت کے رستے دکھاؤں

الرَّشَادِ ۝۳۸ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫

گا۔ بھائیو یہ دُنیاوی زندگی تو بس (چند روز) فائدہ ہے اور آخرت

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً

ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو بُرا کام کرے گا تو اُسے بدلا بھی ویسا

فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

ہی ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت مگر

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

ایمان دار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے

يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ

وہاں اُنھیں بے حساب روزی ملے گی اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا ہے کہ میں

اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝۴۱ ؕ تَدْعُوْنَنِيْ

تمکو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو تم مجھے بلاتے ہو کہ

لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّ

میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم بھی نہیں۔ اور

اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝۴۲ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

میں تمھیں غالب (اور) بڑے بخشنے والے خدا کی طرف بُلاتا ہوں بے شک تم جس چیز کی طرف مجھے

تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی

بلاتے ہو وہ نہ تو دُنیا ہی میں پُکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت

الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ

میں اور آخر میں ہم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ حد

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ

سے بڑھ جانے والے جہنمی ہیں تو جو میں تم سے کہتا ہوں۔ عنقریب ہی اُسے یاد کرو گے

اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

اور میں تو اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں (کے حال) کو خوب

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ

دیکھ رہا ہے [۱] تو خدا نے اسے ان کی تدبیروں کی بُرائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو

فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا

بُرے عذاب نے (ہر طرف سے) گھیر لیا (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر)

غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ

صبح و شام اس کے سامنے لا کھڑے کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ)

فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ

فرعون کے لوگوں کو سخت سے سخت عذاب میں جھونک دو اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم جھگڑیں گے

فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ

تو کم حیثیت لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اس وقت

تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

(دوزخ کی) آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ کہیں گے

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

(اب تو) ہم (تم) سب کے سب آگ میں پڑے ہیں خدا (کو) تو بندوں کے بارے

[۱] یہاں تک تو حزقیل مومن آل فرعون نے گول گول باتیں کیں اور انہی فہمائش کرتے رہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ جملہ کہہ گزرے اس سے ان کا ایمان ظاہر ہو گیا اور لوگ ان کے دشمن ہو گئے اور فرعون سے جا کر شکایت کی اور یہ بھی کہہ دیا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں بلکہ موسیٰؑ کے خدا کو مانتا ہے اور موسیٰؑ ہی کی سی باتیں کرتا ہے فرعون یہ سُن کر بولا اگرچہ وہ میرا چچازاد بھائی خلیفہ اور ولی عہد ہے لیکن یہ باتیں اگر اس نے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے اور اگر تم لوگ اس پر تہمت رکھتے ہو تو تمہاری سزا کی جائے گی، غرض حزقیل بلائے گئے اور فرعون نے پوچھا کیا تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو؟ وہ بولے بادشاہ بھلا تو نے کبھی مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں بس اب یہ فوراً اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمہارا پروردگار کون ہے وہ بولے فرعون پوچھا تمہارا خالق کون ہے۔ وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمہارا رازق کون ہے وہ بولے فرعون تب حزقیل نے کہا اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان کا پروردگار ہے وہ میرا جو ان کا خالق ہے وہ میرا جو ان کا رازق ہے وہ میرا اور جو ان کا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں یہ سنکر فرعون خوش ہو گیا اور ان کو گھر جانے کی اجازت دی اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی ان سے فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم ہمارے اور ہمارے ولیعہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بُری طرح مارے گئے اس کے بعد والی آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے اس کے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو روایت میں نے لکھی ہے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ۔ ۱۲

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

میں (جو کچھ) فیصلہ (کرنا تھا) کر چکا اور جو بزرگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے جہنم کے داروغوں

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ ۴۹

سے درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں تخفیف کر

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا

دے وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر صاف روشن معجزے لیکر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے

بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ

ہاں (آئے تو تھے) تب فرشتے کہیں گے تو پھر تم خود (کیوں نہ) دعا کرو حالانکہ کافروں کی دعا تو بس

ضَلٰلٍ ۝ ۵۰ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ

بیکار ہی ہے ہم اپنے پیغمبروں کی اور لہ ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور

الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ ۵۱ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہوں گے (اس دن بھی جس دن ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار (برستی) ہو گی اور ان کے لئے

سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ ۵۲ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

بہت برا گھر (جہنم) ہے اور ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب توریت) دی اور

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ ۵۳ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي

بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لئے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت

الْاَلْبَابِ ۝ ۵۴ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ

ہے تو (اے رسول) تم (ان کی شرارت پر) صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (امت کی) گناہوں

لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ۵۵

کی معافی لہ مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو جن لوگوں کے

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخر الزمان ؑ کا زمانہ مراد ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ زمانۂ سابق میں اس کثرت سے انبیا اور مومنین قتل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے ان کی کوئی نصرت نہیں کی گئی اسی لحاظ سے میں نے نصر کا ترجمہ (مدد کریں گے) کیا ہے اور اگر صیغہ حال لیا جائے اور مدد کرتے ہیں اس کا ترجمہ کیا جائے

تب اس کا مطلب یہ ہو گا کہ خدا وند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی ان کے خون کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اس کے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کے ساتھ خدا کی طرف سے ضرور ہوئی اللہ اعلم بمرادہ ۱۲۔

ع ۱۳ ۵ ۱۰

لہ یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاء سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کے درجات بلند ہوں کیونکہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو اس کے خاص بندے ہیں ان سے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اس کے سامنے قاصر فرض کر کے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا رہے ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بہ درگاہ خدا آورد

یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنی امت کے گناہوں کی معافی مانگے اسی لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

پاس (خدا کی طرف) کوئی دلیل تو آئی نہیں اور (پھر) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑے

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ

نکالتے ہیں اُن کے دل میں بڑائی (کی بیجا ہوس) اسکے سوا کچھ نہیں حالانکہ وہ لوگ اس حد تک کبھی

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۵۶ لَخَلْقُ

پہنچنے والے نہیں تو تم بس خدا کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ بڑا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ

آسمان وزمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی بہ نسبت یقینی لہ بڑا (کام ہے) مگر اکثر

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ

لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر نہیں ہوسکتے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا

اور نہ مومنین جنھوں نے اچھے کام کئے اور نہ بدکار (ہی) برابر ہوسکتے ہیں بات یہ ہے

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

(کہ) تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۹ وَقَالَ

مگر اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں رکھتے اور تمھارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

کہ تم مجھ لہ سے دعائیں مانگو میں تمھاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اکڑتے

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ

ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل و خوار ہو کر یقینی جہنّم واصل ہوں

دٰخِرِيْنَ ۝۶۰ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا

گے خدا ہی تو ہے جس نے تمھارے واسطے رات بنائی تاکہ تم آسائیں

ع ۶ ۱۰ ۱۱

لہ یہ ان لوگوں کے قائل کرنے کے لئے ہے جو قیامت اور حشر ونشر کو نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان وزمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کون مشکل کام ہے ۱۲ لہ اس میں بھی (ہی) بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے، دعا میں بھی فائدہ کیا کم ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایاں ہوکر پائی جائے اگر ظاہر میں ہمارا مطلب پورا نہ ہوا تو کیسے کم ثواب ہوا ابھی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکڑا رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے اپنے اغراض کو مانگتا ہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ مہربان باپ اپنے پیارے بچے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیونکہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی بیجا چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لئے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں، پھر باپ کیونکر پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک شفیق باپ اس بچے سے زیادہ ضرور خوش ہوگا اور اس اکڑے ہوئے سے ناخوش یہی مثال اپنی اور خدا کی اور دعا کی سمجھو اگر ہو سکے ہمیں فقط

قیامت کا ثبوت

دعا کا مسئلہ

بس است ۱۲ - ۱۲

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

آرام کرو اور دن کو روشن (بنایا) تاکہ کام کرو، بیشک خدا لوگوں پر بڑا فضل و (کرم) والا

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

ہے مگر اکثر لوگ (اُس کا) شکر نہیں کرتے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾

خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو،

كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار رکھتے تھے وہ اسی طرح بھٹک رہے تھے اللہ ہی

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً

تو ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اُسی

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور اسی نے تمہیں صاف ستھری چیزیں کھانے کو دیں یہی

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ

اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا بہت ہی متبرک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے وہی

الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

(ہمیشہ) زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نری کھری اُسی کی عبادت کر کے اسی سے دُعا مانگو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ

سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (اے رسول) تم کہدو کہ جب سے میرے

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ

پروردگار کی بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آچکے تو مجھے اس بات کی منا ہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ

مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

کر جن کو تم پوجتے ہو میں ان کی پرستش کروں اور مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کے پالنے والے

وقف لازم

خدا کی حمد

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

کا فرمانبردار بنوں وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے

عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے تاکہ بڑھو پھر (زندہ رکھتا

لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ

ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر اور زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (اس سے

لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ

پہلے ہی مر جاتا ہے غرض (تمکو اس وقت تک زندہ رکھتا ہے) کہ تم (موت کے) مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اسکی

الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

قدرت کو) سمجھو وہ وہی خدا ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس سے کہدیتا ہے

لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ

کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کیا جو خدا

اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ

کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں جن لوگوں نے کتاب خدا

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ

اور ان باتوں کو جو ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم

الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِی

ہو جائیگا جب (بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہونگی (اور پہلے) کھولتے ہوئے

الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ

پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر (جہنم کی) آگ میں جھونک دیئے جائیں گے پھر ان سے پوچھا جائے گا

اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا

کہ خدا کے سوا جن کو (اس کا) شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں وہ کہیں گے اب تو وہ ہم سے

خدا کی قدرت

قیامت میں کفار کی حالت

ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ

جاتے رہے بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی پرستش نہ کرتے تھے

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

یوں خدا کافروں کو بوکھلا دے گا (کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا) یہ اس کی سزا ہے۔ کہ تم دُنیا میں

تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

ناحق (بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے کہ تم اترایا

تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

کرتے تھے اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ

(پڑے) رہو غرض تکبر کرنے والوں کا بھی (کیا) بُرا ٹھکانا ہے تو (اے رسول) تم صبر کرو خدا

اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

کا وعدہ یقینی سچا ہے تو جس (عذاب) کی ہم انھیں دھمکی دیتے ہیں اگر ہم تم کو اس میں سے کچھ

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

دکھا دیں یا تم ہی کو (اسکے قبل دُنیا سے) اُٹھا لیں تو (آخر پھر) ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور تم سے پہلے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ

بھی ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تمسے بیان کر دیئے

مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات تم سے نہیں دوہرائے اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ

دیئے بغیر کوئی معجزہ دکھا سکے پھر جب خدا کا (عذاب) آپہنچا تو ٹھیک ٹھیک

قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ ع

فیصلہ کر دیا گیا اور اہل باطل ہی اس وقت گھاٹے میں رہے خدا ہی تو وہ ہے جس

خدا کا وعدہ سچا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا

نے تمہارے واسطے چارپائے پیدا کئے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہو اور کسی کو

تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا

کھاتے ہو اور تمہارے لئے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر (چڑھکر)

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

اپنی دلی مقصد تک لہ پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے

تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَیَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ ۸۱

ہو اور وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

گے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

ان کا انجام آخر کیا ہوا جو اُن سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے اور قوت اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

زمین پر (اپنی) نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو جو کچھ

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۸۲ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان لوگوں نے کیا کرایا تھا اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا پھر جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

واضح و روشن معجزے لیکر آئے تو جو علم لہ (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر نازاں ہوئے

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۸۳

اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے اُسی نے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو جب

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ

اُن لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور جس چیز

لہ ان پر اسباب لاد کر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر معاملات کے لئے قریب یا دور سفر کرو۔ لہ اس سے یا تو اُن کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے کہ یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیا کو مناظرہ میں دبا لیں گے جس طرح حکمائے یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیا کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اُسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیغمبر ہو کر آئے تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسےٰ کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں۔ ۱۲

علم فلسفہ وغیرہ پر نازاں ہونا بیجا ہے

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

کو ہم اس کا شریک بناتے تھے اب ہم اُن کو نہیں مانتے تو جب ان لوگوں نے ہمارا عذاب (آتے)

اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ

دیکھ لیا تو اب ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا لہ (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو اپنے

خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

بندوں کے بارے میں (سدا سے) چلی آتی ہے اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں لہ رہے۔

اٰیاتہا | (۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۱) | رکوعاتہا

سُورہ حٰمٓ سجدہ لہ (سجدہ) مکّہ میں نازل ہُوا۔ اس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ

حٰمٓ (یہ کتاب) رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ (وہ) کتاب عربی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

قرآن ہے جس کی آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا

(نیک کاروں کو) خوشخبری دینے والی اور (بدکاروں کو) ڈرانیوالی ہے اس پر بھی ان میں سے اکثر نے

يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور کہنے لگے جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہمارے

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ

دل پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی) اور ہمارے کانوں میں گرانی (بہرا پن) ہے (کہ کچھ سُنائی نہیں دیتا)

بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾

اور ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے تو تم اپنا کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں (اے رسولؐ) کہدو

لہ کیونکہ عذاب کے دیکھنے کے وقت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی اسی بنا پر

شانِ نزول: جو حضرت علیؑ سے حضرت عائشہؓ کے اصلی اجمار شیوالے تھے جب جنگ جمل میں زخمی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علیؑ سے کہلا بھیجا میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں آپ معاف کیجئے تو آپؑ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقتاً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہؓ کے طرفدار تھے

لہ ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنئے کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا بالجبر کی اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا اب علماء میں اختلاف ہوا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور ہے تو کس حد کا غرض متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے لکھ کر پوچھا آپؑ نے تحریر فرمایا کہ وہ اتنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہنچا تو دربار کے علماء نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسولؐ میں نہیں ہے، پھر متوکل نے پوچھا تو آپ نے یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیجدیں تو وہ علماء اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور وہ مارا گیا۔

لہ اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا حضرت کی رسالت آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش قوم عاد کا قصہ قیامت میں ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے کفار مکہ کی شرارت۔ مومن کی مروت۔ برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو سورج، چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں قرآن کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں قرآن کی حقیقت کا ثبوت انسان کی حالت، خدا کے وجود کی دلیل وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کہ میں بھی بس تمہارا ہی سا آدمی ہوں (مگر فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی)

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ

یکتا خدا ہے تو سیدھے اس کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے بخشش کی دُعا مانگو اور مشرکوں

لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

پر افسوس ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بھی قائل نہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ قُلْ اَئِنَّكُمْ

کرتے رہے انکے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے لہ والا ہی نہیں (اے رسولؐ)

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

تم کہدو کہ کیا تم اُس (خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۗ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ

(اوروں کو) اس کا ہمسر بناتے ہو یہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے اور اُسی نے زمین میں

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا

اُسکے اُوپر سے پہاڑ پیدا کئے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی اور اسی نے ایک مناسب اندازہ پر

فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

اسمیں سامان معیشت کا بندوبست کیا (یہ سب کچھ) چار دن لہ میں (اور تمام طلبگاروں سے کے لئے برابر پھر آسمان کی

السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا

طرف متوجہ ہوا اور وہ (اُسوقت) دھواں (کا سا) تھا تو اسنے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ

سے خواہ کراہت سے دونوں نے عرض لہ کی ہم خوش خوش حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اس نے

لہ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جس پر احسان نہیں جتایا جائیگا تاکہ یہ کبھی جھیپیں نہیں۔ ۱۲ سلہ یہ چار دن پہلے دو دن سے الگ ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا پہاڑ درخت اور سامان معیشت زمین ہیں سب چار دن میں پیدا ہوئے اور آسمان سارے چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا کیں۔ ۱۲ سے طلبگاروں سے حاجتمند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں جو کچھ جس کو درکار ہے دیتا ہے ۔ ۱۲ ع ۸ ۱۵

ادیم زمین سفرہ عام اوست
بریں خواں یغما چہ دشمن چہ دوست

سلہ بظاہر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اُردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انہیں سے آواز آئی ہو اور طائعین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان و زمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبان عقل ان میں ہیں ان کی طرف سے بھی۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ

دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات آسمان لہ بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے انتظام) کا حکم (کار کنان

اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَ

قضاو قدر کے پاس) بھیجدیا اور ہم نے نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے)

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

محفوظ لہ رکھا یہ واقف کار غالب (خدا) کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں پھر اگر اس پر بھی یہ کفار منہ پھیریں

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

تو کہدو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے لہ کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک کہ جب

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

ان کے پاس اُن کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے۔ کہ اگر

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي

گئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق روئے زمین میں غرور کرنے

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ

لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کے قوت میں کون ہے کیا ان لوگوں نے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ

اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس نے اُن کو پیدا کیا ہے وہ اُن سے قوت

اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

میں کہیں بڑھ کے ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے

لہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی پانی تھا اس میں خدا کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (پھین) نکلے پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا اور جھاگ جو جم کر رہ گئی اور وہ زمین ہوئی اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے اور جناب امیر نے بھی بہت تفصیل سے اس کو بیان فرمایا ہے۔ دیکھو نہج البلاغہ لہ کہ وہ وحی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔ ۱۲ لہ صاعقہ کے اصلی معنی ہلاک اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے عرف عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر میں نے بھی صرف بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
تو ہم نے بھی (تو انکے) نحوست کے دنوں میں اُن پر بڑی زوروں کی آندھی چلائی تاکہ دُنیا کی
لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ
زندگی میں بھی اُن کو رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب
لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو ہی گا اور (پھر) ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی۔
وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ دکھایا مگر ان لوگوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا
کو پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب کی بجلی نے اُن کو لے
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
ڈالا اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تھے، اُنکو ہمنے (اس) مصیبت
يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ
سے بچا لیا اور جس دن خدا کے دُشمن دوزخ کی طرف ہنکائے جائیں گے تو یہ لوگ
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ
ترتیب وار کھڑے کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب سب کے سب جہنم کے پاس جائینگے تو اُنکے
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ
کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست ان کے خلاف اُن کے مقابلہ میں اُن کی
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ
کارستانیوں کی گواہی لہ دیں گے اور یہ لوگ اپنے اعضا سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے
شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ
خلاف کیوں گواہی دی تو وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت

لہ یہ اس وقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کرینگے تو جو فرشتے اُن کی کارستانیاں لکھتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے اس وقت یہ لوگ وہی کہیں گے اس کو غالب مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا؟
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری سی کہیں گے اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ۱۲

ع ۱۰ ۱۲ ۱۶

ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔

كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

سے) گویا کیا اور اُسی نے تم کو پہلے بار پیدا کیا تھا اور (آخر) اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے،

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

اور (تمھاری تو یہ حالت تھی کہ) تم لوگ اس خیال سے (اپنے گناہوں کی) پردہ داری بھی تو نہیں کرتے تھے کہ تمھارے کان

سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ

اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے اعضا تمھارے برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں (بھولے

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

ہوئے) تھے کہ خدا کو تمھارے بہت سے کاموں کی خبر ہی نہیں [1] اور تمھاری اس بدخیالی

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ

نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے۔ تمھیں تباہ

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا

کر چھوڑا آخر تم گھاٹے میں رہے پھر اگر یہ لوگ صبر بھی

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ

کریں تو بھی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا

نہیں کی جائے گی اور ہم نے (گویا خود شیطانوں کو ان کا ہم نشین مقرر کر دیا تھا

لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ

تو انھوں نے اُن کے اگلے پچھلے تمام امور ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے

عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

تو جنات اور انسانوں کی اُمتیں جو اُن سے پہلے گزر چکی تھیں اُنھیں کے شمول میں (عذاب کا)

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَقَالَ

وعدہ اُنکے حق میں بھی پورا ہو کر رہا بیشک یہ لوگ اپنے گھاٹے کے درپے تھے اور کفار کہیں گے

[1] ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ اپنے کو خانہ کعبہ کے پردے میں چھپایا اسی اثنا میں تین آدمی صفوان امیہ اور عبداللہ ثقفی آئے اور باہم یہ باتیں کرنے لگے کہ کیا خدا ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے میں نے حضرت رسولؐ سے یہ بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے کفار قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو اُن کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اطراف وجوانب کے صحرائی عرب آکر قرآن کو سُن لیں اور ایمان لے آئیں غرض ان لوگوں نے باہم یہ مشورہ کیا کہ جب حضرت رسولؐ کو قرآن سنانے لگیں تو لوگ کھڑے ہو کر غل مچائیں بیہودہ باتیں کریں تالیاں پیٹیں سیٹیاں بجائیں اور وہ لوگ یہ ناشائستہ حرکتیں کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی - ۱۲ - ۱۲ -

کفار کی شرارت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ

لگے کہ اِس قرآن کو سُنو ہی نہیں اور جب پڑھیں (تو) اس (کے بیچ) میں غل مچا دیا کرو۔

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا

تاکہ (اس ترکیب سے) تم غالب آجاؤ تو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے

شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

چکھائیں گے اور ان کی کارستانیوں کی بہت بڑی سزا یہ دوزخ ہی خدا کے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ

دشمنوں کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اس

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی سزا میں اُن کے لئے اس میں ہمیشہ (رہنے) کا گھر ہے اور (قیامت کے دن) کفار کہیں گے

رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا (ایک نظر)

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان کو ہمیں دکھا دے کہ ہم انکو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں اور جن

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

لوگوں نے (سچے دل سے) کہا کہ ہمارا پروردگار تو (بس) خدا ہے پھر وہ اسی پر قائم بھی رہے ان پر موت

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

کے وقت (رحمت کے) فرشتے نازل ہونگے (اور کہیں گے کہ کچھ خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور جس بہشت

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ

کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اسکی خوشیاں مناؤ، ہم دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ

میں بھی (رفیق) ہیں اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے بہشت میں تمہارے

مومن کی موت

أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ

واسطے موجود ہے اور جو چیز طلب کروگے وہاں تمہارے لئے (حاضر) ہوگی (یہ) بخشنے والے

غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى

مہربان (خدا) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہے اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو)

اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾

خدا کی طرف بلائے [1] اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي

میں ہوں اور [2] بھلائی برائی (کبھی) برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریقہ سے جواب دو جو

هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

نہایت اچھا ہو (ایسا کروگے) تو تم دیکھوگے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا

دلسوز دوست ہے یہ بات بس ان ہی لوگوں کو حاصل ہوئی ہے جو صبر کرنے والے ہیں

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ

اور انھیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب ور ہیں اور اگر تمہیں شیطان کی طرف

مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

سے وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک وہ (سب کی) سنتا

الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ

جانتا ہے اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند

الْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا

ہیں (تو تم لوگ) نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت کرنی

لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾

منظور ہے تو بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔

[1] بعض مفسرین نے اس کے ظاہری الفاظ کا خیال کرکے عام مؤذنوں یا بلالؓ کی فضیلت میں اس آیت کو لکھا ہے مگر اس کے معانی کا خیال کیا جائے تو اس کا مطلب کچھ اور نکلتا ہے اور سچ یہ ہے کہ اس کے مصداق ہادیان دین کے سوا دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے اور سچے ہادی ائمہ معصومینؑ کے سوا کون ہیں اسی بنا پر بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیت ائمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ بھلائی سے اہلبیت رسولؐ کی دوستی اور برائی سے ان کی دشمنی مراد ہے دیکھو تبیان اور عین المعانی اور اس کی تفسیر حدیث ثقلین سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ ۱۲ — ۱۲

برائی کا بدلہ بھلائی سے کرو

سورج، چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ

پس اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو (خدا کو بھی انکی پرواہ نہیں) جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ

السجدة ۱۱

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝۳۸ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی نہیں اس کی

اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

(قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک و بے گیاہ دیکھتے ہو پھر جب ہم

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ

اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور پھول جاتی ہے جس (خدا) نے (مُردہ) زمین کو زندہ

الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

کیا وہ یقیناً مُردوں کو بھی جلائے گا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر پھیر[1]

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى

پھیر پیدا کرتے ہیں وہ ہرگز ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائیگا

فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن بے خوف و خطر آئے گا

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴۰

(خیر) جو چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ (خدا) اس کو دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ

جن لوگوں نے نصیحت کو جب وہ ان کے پاس آئی نہ مانا (وہ اپنا نتیجہ دیکھ لیں گے) اور یہ

لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝۴۱ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ

قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک سکتا ہے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝۴۲

نہ اس کے پیچھے سے[2] اور خوبیوں والے دانا (خدا) کی بارگاہ سے نازل ہوئی ہے (اے رسول)

[1] ہیر پھیر کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور گھڑ لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ باطل کا اس کے قریب گذر ہی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اس کو باطل کر سکے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قرآن کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ

تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور رسولوں سے کہی جا چکی ہیں بیشک تمہارا

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ

پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب والا بھی ہے اور اگر ہم اس

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ

قرآن کو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہہ نہ بیٹھتے کہ اسکی آیتیں

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى

(ہماری زبان میں) کیوں تفصیل وار بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب) قرآن تو عجمی اور (مخاطب) عربی (اے رسول تم کہدو کہ

وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

ایمانداروں کے لیے تو یہ (قرآن از سرتاپا) ہدایت اور (ہر مرض کی) شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انکے کانوں کے حق میں گرانی

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ

(بہرا پن) ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں نابینائی (کا سبب) ہے (تو گرانی کی وجہ سے گویا) وہ لوگ بڑی

مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (اور نہیں سنتے) اور ہم ہی نے موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) عطا کی تھی تو اسمیں

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو اُن میں کبکا فیصلہ

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

کر دیا گیا ہوتا اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے اُنھیں بے چین کر دیا

مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

ہے جس نے اچھے اچھے کام کئے تو اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے اس

اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

کا وبال بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں۔

قرآن کی حقیقت کا ثبوت

حضرت موسیٰؑ کا ذکر